



سوال

(176) وراثت کے حوالہ سے ایک فرضی مسئلہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مر گیا اور باپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن اور چند پدیری بھائی چھوڑ گیا، اس کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ (عبداللہ ا۔ حائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

:... تزکہ دو حصوں میں تقسیم ہوگا۔ آدھا بیٹی کے لیے فرضی حصہ اور آدھا باپ کے لیے فرضی اور تنصیصی (حصہ فرضی اور باقی بطور عصبہ) اور بہن بھائیوں کے لیے کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ اہل علم کے اجماع کی رو سے باپ کی موجودگی میں محروم ہیں۔ لیکن اگر متوفی کے ذمہ قرضہ ثابت ہو تو ورثہ کی تقسیم سے پیشتر اس کی ادائیگی کی جائے گی۔ پھر جو کچھ بچ رہے، وہ مذکورہ وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

اسی طرح اگر میت نے کوئی شرعی وصیت کی ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی یا اس سے کم ہو تو ورثاء میں ورثہ کی تقسیم سے پیشتر تزکہ سے اس کا نکالنا بھی واجب ہے۔ میت کو یہ حق نہیں کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اور اس نے زیادہ کی وصیت کی ہو تو وہ صرف مکلف اور نیک ورثاء کی رضامندی سے ہی نافذ ہو سکتی ہے۔ ورنہ زائد حصہ نافذ نہ ہوگا اور وارثوں میں تقسیم سے قبل قرضہ اور وصیت کی ادائیگی پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْإُنثَىٰ ۖ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَمَن تَرَّثَا مِنكُم مَّا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأُولَآئِي لَكُلٍّ وَاحِدٍ مِّمَّا تَرَّثُوا ۖ إِن كَان لَزَوْكُم ۖ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّزْوَكُم مَّا تَرَكَ الْوَالِدَاتُ وَالْأُمَّهَاتُ فَلِلنِّسَاءِ ۚ ۱۱... النساء

”اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔... بناؤ کہ فرمایا... یہ تقسیم وصیت کے بعد ہوگی جو میت نے کی ہو۔ یا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ج 1

محدث فتویٰ